# لاٹھی، گولی اور کمیونل کارڈ

## مظاہرین کے علاوہ جمہوریت پر بھی مسلسل لاٹھیاں ماری جارہی ہیں۔ پولیس اور اقلیتوں کو پاکستان جانے تک کی دھمکی سر عام دے رہی ہے

ابھے کمار

**شہریت** ترمیمی قانون کی مخالفت ملک بھر میں ہورہی ہے۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے، طلبہ اور نوجوان سب کئی ہفتوں سے سڑکوں پر اترے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر دہلی کے جامعہ علاقے میں ہزاروں خواتین نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کے پاس سیاسی شعور اور مزاحمت کرنے کا جذبہ شاید مردوں سے بھی زیادہ ہے۔ کڑاکے کی سردی کی پرواہ کئے بغیر وہ اپنے نوزائیدہ بچوں کے ساتھ پوری رات سڑکوں پر بیٹھ کر احتجاج کررہی ہیں۔ ان کے احتجاج نے صاحبان اقتدار کو بتادیا ہے کہ این آرسی اور شہریت ترمیمی قانون عوام کے خلاف ہے کیونکہ مذکورہ قانون لاکر پوری آبادی، خاص کر محکموں اور اقلیتوں، کو 'دراندازی' تصور کیا جارہا ہے۔

انسانی حقوق کی دھجیاں اڑاتے ہوئے، اتر پردیش کی یوگی سرکار اور ریاست کی پولیس انتقام کے جذبے سے مظاہرین کو مار پیٹ رہی ہے اور اب تک ہزاروں لوگوں کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ بی جے پی کی قیادت والی ریاستوں میں صورت حال بڑی تشویشناک ہے، مگر یوگی کے راج میں حالات اور بھی زیادہ خراب ہیں۔ مظاہرین کے علاوہ جمہوریت پر بھی مسلسل لاٹھیاں ماری جارہی ہیں۔ نظم اور قانون کی محافظ پولیس خود ہی بدنظمی پیدا کررہی ہے اور اقلیتوں کو پاکستان جانے تک کی دھمکی سر عام دے رہی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے اقلیت مسلمانوں کو سب سے زیادہ نشانہ بنایا جارہا ہے، جس کی وجہ سے وہ خوف کے سائے میں زندگی گزار رہے ہیں۔

لاٹھی اور گولی کے علاوہ، بھگوا طاقتیں پروپیگنڈہ کا بھی خوب استعمال کررہی ہے، تاکہ اس تحریک کو عوام کی نظروں میں بدنام کیا جاسکے۔ بڑی چالاکی سے کمیونل کارڈ بھی کھیلا جارہا ہے اور بھگوا عناصر یہ افواہ پھیلا رہے ہیں کہ شہریت ترمیمی قانون اور این آرسی کی مخالفت صرف 'مذہبی' اور 'کٹر' مسلمان کررہے ہیں۔ یہی نہیں مظاہرین کے درمیان 'دہشت گردوں' کی دراندازی کی بات کہہ کر عوام کو ڈرانے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔

اگر کہا جائے کہ کمیونل کارڈ کھیلنے کی شروعات سب سے پہلے وزیر اعظم نریندر مودی نے کی تو شاید غلط نہیں ہوگا۔ گزشتہ دنوں جھارکھنڈ کی ایک انتخابی ریلی میں انہوں نے بے بنیاد دعویٰ کیا تھا کہ ایک 'خاص لباس' پہنے لوگ ہی اس قانون کی مخالفت کررہے ہیں۔ انہوں نے بھلے ہی کسی کا نام نہیں لیا مگر یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ان کا نشانہ اقلیت مسلمان ہی تھے۔ یہی نہیں انہوں نے اس پورے معاملے میں ہنگامہ کھڑا کرنے کے لیے کانگریس اور ان کے ساتھیوں کو بھی موردالزام ٹھہرایا۔

آر ایس ایس کے ترجمان ہفت روزہ 'پانچ جنیہ' اور 'آرگنائزر' نے وزیر اعظم کے انہیں فرقہ ورانہ بیانات کو آگے بڑھاتے ہوئے، اپنے تازہ شمارے میں منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے۔ ان شماروں میں حقیقت کو اس طرح سے توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے کہ پورے احتجاج کو 'کٹر' مسلمانوں سے جوڑ دیا گیا ہے اور اس طرح کے تاثرات پیش کیے ہیں کہ گویا پوری ہندو کمیونٹی شہریت قانون کے ساتھ کھڑی ہے اور صرف مسلمان ہی اس کی مخالفت کررہے ہیں۔ مگر وہ یہ نہیں بتانا چاہتے کہ مظاہرین میں بڑی تعداد میں غیر مسلم بھی گرفتار کیے گئے ہیں۔ دلتوں کے نوجوان لیڈر چندرا شیکھر آزاد بھی جیل میں ہیں کیوں کہ انہوں مذکورہ قانون کو دلتوں اور پسماندہ طبقات کے خلاف قرار دیا ہے۔

مثال کے طور پر 'پانچ جنیہ' ۲۹ دسمبر کے کور پیج پر جلتی ہوئی بس کی ایک تصویر شائع کی گئی ہے اور اس کے ساتھ تین مسلمانوں کو

لاٹھی اور گولی کے علاوہ، بھگوا طاقتیں پروپیگنڈہ کا بھی خوب استعمال کررہی ہے، تاکہ اس تحریک کو عوام کی نظروں میں بدنام کیا جاسکے۔ بڑی چالاکی سے کمیونل کارڈ بھی کھیلا جارہا ہے اور بھگوا عناصر یہ افواہ پھیلا رہے ہیں کہ شہریت ترمیمی قانون اور این آرسی کی مخالفت صرف 'مذہبی' اور 'کٹر' مسلمان کر رہے ہیں۔ یہی نہیں مظاہرین کے درمیان 'دہشت گردوں' کی دراندازی کی بات کہہ کر عوام کو ڈرانے کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔

شہریت قانون، این آرسی اور این پی آر کی مخالفت میں احتجاج کرتے دکھایا گیا ہے، جو بات غور کرنے کی ہے وہ یہ کہ احتجاج کرنے والے صرف تین مسلمان ہی ہیں، جس میں ایک تو بچہ ہی ہے۔ یہ مسلمان داڑھی رکھے ہوئے دکھائے گئے ہیں اور ان کے سر پر ٹوپی بھی ہے۔ اُن کا لباس بھی کرتا اور پائجامہ ہے۔ اس طرح یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شہریت قانون کی مخالفت صرف اور صرف مسلمان ہی کررہے ہیں اور اُن میں بھی 'مذہبی' اور 'کٹر' مسلمان 'بلوائی' بنے ہوئے ہیں! جلتی ہوئی بس تشدد کی علامت ہے یا پھر یہ جلتا ہوا بھارت ہے، جس کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

آگے 'پانچ جنیہ' لکھتا ہے کہ 'شہریت قانون کے نام پر ملک میں لیگی عناصر کو بھڑکا کر آگ لگانے والے وہی دماغ ہیں جنہوں نے سیکولرازم کے نام پر ہندوستان میں کنبائی حکومت چلائی ہے۔' یہاں 'پانچ جنیہ' میگزین کانگریس کو نشانہ بنا کر مودی کے الزامات کو پھر سے دوہرا رہا ہے۔

کیا یہ بات 'پانچ جنیہ' کو معلوم نہیں ہے کہ ہندوستان کا کوئی بھی گوشہ باقی نہیں ہے، جہاں سے شہریت قانون کے خلاف آواز نہ اٹھی ہو؟ کیا آر ایس ایس اور مودی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ آسام اور شمال مشرقی خطے میں مذہب پر مبنی شہریت قانون کا زبردست احتجاج ہورہا ہے، جس کو دبانے کے لیے نہ صرف پولیس اور فوج بلائی گئی ہے، بلکہ انٹرنیٹ سروس بھی بند کرادی گئی ہے اور بڑے پیمانے پر کرفیو نافذ کردیا گیا ہے؟ کیا آر ایس ایس یہ نہیں جانتی ہے کہ شمال مشرقی ہندوستان میں احتجاج کررہے سارے مظاہرین مسلمان نہیں ہیں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ خود این ڈی اے کی حامی جماعتیں جیسے جنتادل یونائیٹڈ، اسم گن پریشد اور اکالی دل نے بھی اس قانون پر حکومت کے ساتھ اپنے اعتراضات ظاہر کیے ہیں؟ کیا یہ بات جھوٹی ہے کہ شہریت قانون کے خلاف بہت سارے انسانی حقوق کی تنظیموں نے بیان دیا ہے اور اسے تعصب پر مبنی قرار دیا ہے؟ کیا اسے بھی جھٹلایا جاسکتا ہے کہ شہریت قانون کی وجہ سے مودی سرکار کو بین الاقوامی سطح پر زبردست تنقید کا سامنا کرنا پڑرہا ہے؟ مگر پھر بھی بھگوا طاقتیں اسے مسلمانوں سے جوڑ کر دیکھنا چاہتی ہیں۔ ہر روز سوشل میڈیا پر دلت اور پسماندہ طبقات یہ لکھ رہے ہیں کہ مذکورہ قانون اُن کی شہریت کو ختم کرسکتا ہے، کیوں کہ ان کے پاس زمین نہیں ہے اور ان کے لیے شہریت سے متعلق کاغذات پیش کرنا مشکل ہوگا۔

آر ایس ایس کے ترجمان میگزین کی بے ایمانی دیکھیے کہ اس نے آسام، شمال مشرقی، اور ملک کے مختلف علاقوں میں چل رہے احتجاج کو اپنے شمارے میں نظر انداز کیا ہے اور سارا فوکس جامعہ ملیہ اسلامیہ پر رکھا ہے تاکہ وہ اسے کمیونل رنگ دے سکیں۔

یہی نہیں بھگوا طاقتیں یہ بھی خوب پھیلا رہی ہیں کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں اسلام سے متعلق مذہبی نعرے بھی لگے اور ہندوؤں کے 'جذبات' کو مجروح بھی کیا گیا۔ پانچ جنیہ لکھتا ہے کہ ۱۵ دسمبر کو جامعہ کے طلبہ کی طرف سے یہ نعرے لگے 'میرا تیرا رشتہ کیا، لاالہ الااللہ'۔

مزے دار بات یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی بی جے پی، اس کی سرکار یا آر ایس ایس کی مخالفت ہوتی ہے، وہاں بھگوا طاقتوں کو کچھ بھی نہیں دکھتا سوائے اس کے کہ وہاں اسلام سے جڑا نعرہ لگا ہے، ملک مخالف سلوگن دیے گئے ہیں اور ملک کی سالمیت، اتحاد اور ہندوؤں کے جذبات مجروح کیے گئے ہیں۔ یہی بات جے این یو کے فروری ۲۰۱۶ سانحہ کے بارے میں بھی کہی گئی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ اپنے ناقدین کی باتوں کا جواب نہ ہونے کی وجہ سے بھگوا طاقتوں ہمیشہ ان کو ہندو مخالف اور دیش مخالف ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

یہی نہیں شہریت قانون کے احتجاج کو خارج کرنے اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے دلت کارڈ بھی کھیلا جارہا ہے اور باباصاحب امبیڈکر کا بھی نام لیا جارہا ہے۔ 'باباصاحب کے خوابوں کو پورا کرتے ہوئے' کے عنوان سے گنیش رادھا کرشن نے 'آرگنائزر' (۲۲ دسمبر) میں ایک متنازع مضمون لکھا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ شہریت ترمیمی قانون ۲۰۱۹ امبیڈکر کے خواب کو منزل تک پہنچاتا ہے۔ 'اگر باباصاحب امبیڈکر آج زندہ ہوتے تو وہ شہریت ترمیمی بل ۲۰۱۹ کے پاس ہوجانے پر سب سے زیادہ خوش ہوتے، کیونکہ پاکستان کے ہندو وہاں اسی طرح سے ظلم کے شکار ہیں جیسا کہ انہوں نے ۱۹۴۷ میں پیشن گوئی کی تھی'۔

یہی نہیں اس مضمون میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں مقیم ہندو اقلیتوں کے جو موجودہ حالات ہیں وہ تقسیم ہند کے وقت کی گئی غلطیوں، جو ہندوستانی ریاست نے کی تھی، کا سیدھا نتیجہ ہے، ان 'تاریخی غلطیوں' کا 'شہریت بل' دائمی حل' پیش کرتا ہے۔

(مضمون نگار نے حال ہی میں جواہرلال نہرو یونیورسٹی سے مطالعات برائے تاریخ کے اسکالرس ہیں۔)

debatingissues@gmail.com